والد بہرام خان اس گاؤں کے مکھیہ تھے۔ یعنی نمبردار۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حریت طلب ہندوستان کے خلاف انگریزوں کو مدد دی اور اس مدد کے بدلے انگریزوں نے بھاری جاگیر دی۔ (ہندوستان ٹائمز یکم جنوری ۱۹۸۶ء)

مولانا آزاد کی تحریروں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خان عبدالغفار خان پختون نہیں اور ہندوستان ٹائمز یکم جنوری ۱۹۸۶ء کی تحریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے بزرگ ۱۸۵۷ء کے غدار اور انگریزوں کے دوست تھے اس لئے انگریزوں نے بھاری جاگیر دی تھی۔

ولی خان دہلی میں بیٹھ کر لندن کی دستاویزات کی بنا پر مولویوں کو انگریزوں کا تنخواہ دار بتاتے ہیں اور یہ نہیں بتلاتے کہ ان کے بزرگ کیا تھے؟ شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

خان غازی کابلی۔ دہلی (انڈیا)

داتا گنج بخش، لال شہباز قلندر کے مزارات کی تاریخی حیثیت؟

آپ نے اپنے بحوالہ بالا خط میں دو مزاروں کے متعلق سوال ہے ۱۔ داتا گنج بخش کا مزار بمقام لاہور ۲۔ لال شہباز قلندر کا مزار سہون شریف سندھ۔

اپنے ناقص مطالعہ کے بموجب داتا گنج بخش کے مزار کے متعلق اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مزار شہر لاہور ہی میں ہونا چاہئے۔ داتا گنج بخش کا نام علی بن عثمان ہجویری ہے۔ ان کی وفات غالباً ۴۶۸ ہجری لاہور میں ہوئی۔ اب رہا یہ سوال کہ جو مزار آج حضرت کا مزار مشہور ہے، کیا یہی مزار حضرت داتا گنج بخش کا ہے۔ تحقیقی مطالعہ بتاتا ہے کہ مزار بہت دنوں کے بعد بنا ہے۔ حضرت کا مزار شاہی مسجد لاہور کے سامنے جو قلعہ کا دروازہ ہے اس کے اندر [illegible] طرف کہیں ہے۔ وہاں کئی قبریں ہیں ان میں سے ایک قبر غالباً علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش [illegible] ہے۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری نے ایک تحقیقی مقالہ میں یہی ثابت کیا ہے ان کا یہ مقالہ رسالہ خدام الدین [illegible] طبع ہوا تھا۔

دوسرا مزار لال شہباز قلندر سہون میں ہے وہ بہت بعد کا ہے۔ شہباز قلندر کا تاریخی وجود مشتبہ ہے [illegible] کون تھے۔ واقعی طور پر پتہ نہیں چلتا۔ کہ ان کا نام علی بن عثمان مروندی تھا۔ وہ کب سندھ آئے، کب وفات [illegible] کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔ غالباً یہ فرضی شخصیت کچھ کمانے کھانے کے لئے سندھی ہندوؤں اور شیعہ گھرانے [illegible] کوششوں سے پیدا کی گئی ہے۔ ان کے متعلق کچھ بھی یقینی طور پر پتہ نہیں ملتا۔ یہی رائے مشہور مصنف مرحوم [illegible]یام الدین راشدی نے اپنی کتابوں میں ظاہر کی ہے۔ دوسرے محققین نے لال شہباز قلندر کے نام سے کسی